URDU Gif Format

نجدی پیشواؤں کے کفریات
پر لٹکتی ہوئی ہندی تلواریں

مصنف:

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمہ

رسالہ

سل السیوف الهندیة علٰی کفریات بابا النجدیة

۱۲ ھ ۱۳

(نجدی پیشواؤں کے کفریات پر لٹکتی ہوئی ہندی تلواریں)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ ۳۰: از بدایوں مرسلہ مولٰینا مولوی محمد فضل المجید صاحب قادری ۲۲ جمادی الاولٰی ۱۳۱۲ھ

بخدمت بابرکت مولٰنا مرجع الفتاوٰی والمفتین، ملاذ العلماء المحققین جناب مولوی احمد رضا خاں صاحب!

اللّٰھم ادم افاضاتھم وافاداتھم، السلام علیکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ وہابیہ غیر مقلدین جو تقلید ائمہ اربعہ کو شرک کہتے ہیں، اور جس مسلمان کو مقلد دیکھیں مشرک بتاتے ہیں، دہلی والے اسمٰعیل مصنف تقویۃ الایمان وصراط المستقیم وایضاح الحق ویکروزی و تنویر العینین کو اپنا امام وپیشوا بتاتے اور اس کے اقوال کو حق وہدایت جانتے اور اس کے مطابق اعتقاد رکھتے ہیں، ہمارے فقہائے کرام پیشوایانِ مذہب کے نزدیک اُن پر اور اُن کے پیشوا پر حکمِ کفر لازم ہے یا نہیں؟ بیّنوا توجروا (بیان کرو اجر حاصل کرو۔ ت)

الجواب

الحمد للہ علٰی دین الاسلام والسلام علٰی نبی الاسلام سلام المسلمین بعون السلام وعلٰی

آلہٖ وصحبہٖ فی دار السلام ، ایّہا المسلمون ! پیش از جواب اتنا عرض کروں کہ اس تحریر سے مقصود دو امر محمود :

اوّلاً عامہ مسلمین و برادرانِ دین پر اظہارِ مبین کہ مذہبِ وہابیہ ایسی ضلالتوں پر مشتمل، اور ان کا امام الطائفہ ایسی شناعتوں کا موجد و قائل۔

ثانیاً گیرائے وہابیہ پر عرضِ ہدیٰ و خوفِ خدا کہ دیکھو کیسے کو امام بناتے ہو، اندھیری رات میں کس مضل مبین کے پیچھے جاتے ہو، تھوڑی دیر کا اندھیرا ہے، دم کے دم میں سویرا ہے ؎

بروزِ حشر شود ہمچو صبح معلومت　　　　کہ باکہ باختۂ عشق در شبِ دیجور

(صبح کی حشر میں تجھے معلوم ہو جائے گا کہ اندھیری رات میں کس سے لڑاتے رہے۔ت)

غصے سے کام نہیں چلتا، بگڑنے سے مذہب نہیں سنبھلتا انما اعظکم بواحدۃ[1] (میں تم کو ایک نصیحت کرتا ہوں۔ت) ایک ذرا تعصب ونفسانیت وحمایتِ امام وحمیتِ جاہلیت سے جُدا ہو کر للّٰہ فی اللّٰہ اس تحریر پر نظر کیجئے، سب کتابوں کے نشانِ صفحات بتا دئے ہیں جس میں شبہہ ہو تطبیق کر لیجئے، پھر اگر نگاہِ انصاف میں تمہارے مذہب و امام مذہب پر یہ الزامات قائم ہوں تو خدا سے ڈرو، کفریات وضلالت پر اصرار نہ کرو، بددین کی پیروی کا دم نہ بھرو، اور اگر طاقتِ جواب ہے تو کیوں پیچ وتاب ہے، یہیں گو وہیں میداں، اظہارِ حق سے کیوں خائف وترساں آدمی بن کر اور کی سُنی اپنی کہی، ایک مکابرہ عناد کی نہیں سہی یہ ایک نمونہ ہے اس سے فارغ ہو تو اور سُننا ہے اس سے بھی سلامت نکلے تو اور آگے چلئے یہاں تک کہ حق ایک طرف کُھل جائے، جیّد و ردّی میزانِ عمل میں تل جائے، اے رب میرے! ہدایت فرما انک انت السمیع القریب، وما توفیقی الّا باللّٰہ علیہ توکلت و الیہ انیب (تو قریب وسمیع ہے، مجھے صرف اللہ سے توفیق حاصل ہے اسی پر میں نے توکل کیا اور اسی کی طرف لوٹتا ہے۔ت) بلاشبہہ گروہِ مذکور اور اس کے پیشوائے مسطور پر بوجوہِ کثیر قطعاً یقیناً کفر لازم، اور حسبِ تصریحاتِ جماہیر فقہائے کرام اصحابِ فتاوٰی اکابر و اعلام ان پر حکمِ کفر ثابت و قائم، اُن کے عقیدوں مکیدوں مذہبی رسالوں میں بکثرت کلماتِ کفریہ ہیں جن کی تفصیل کو ذخیرہ درکار، خود ان کے پیشوا نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں (جسے یہ لوگ معاذ اللہ کتابِ آسمانی کی مثل جانتے اور اپنے مذہب کی مقدس معصوم کتاب مانتے ہیں) اپنے اور اپنے سب پیرؤوں کے صریح کافر بُت پرست ہونے کا صاف اقرار کیا، ہم نے اس سوال کے ورود پر خاص اس باب میں ایک مفصل رسالہ مسمّی بنام تاریخی الکوکبۃ الشہابیۃ فی کفریات ابی الوہابیۃ لکھا اور اس میں بطورِ نمونہ ان کے ستر کفریات کا شمار کیا کہ بحوالہ کتاب وصفحہ ان کے پیشوا کی کتابوں سے اقوال نقل کئے، پھر ائمہ کرام وعلمائے عظام کی تصانیف سے اسی طرح بہ نشانِ صفحات اُن باتوں پر حکمِ کفر مع ترجمہ لکھے۔ بحمد اللہ تعالٰی اس رسالہ نے اپنے ناظر کو اس امر کی تحقیق میں کوئی دقت باقی نہ رکھی، صرف اتنا کام رہا کہ جو اپنی آنکھوں دیکھا چاہے اُس کی کتابوں سے صفحہ کے

---

[1] القرآن الکریم ۳۴ / ۴۶

نشانوں سے وہ عبارتیں نکالے پھر ایسے ہی نشان سے کتبِ ائمہ و علماء میں ان کی نسبت حکمِ کفر دیکھے دکھالے۔ وہ کتابیں جن سے ہم نے ان کے اقوال کا کلماتِ کفر ہونا ثابت کیا یہ ہیں:

(۱) قرآن عظیم (۲) صحیح بخاری شریف (۳) صحیح مسلم شریف (۴) فقہ اکبر تصنیف حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ (۵) درمختار (۶) عالمگیری (۷) فتاوٰی قاضیخان (۸) بحر الرائق (۹) نہر الفائق (۱۰) اشباہ والنظائر (۱۱) جامع الرموز (۱۲) برجندی شرح نقایہ (۱۳) مجمع الانہر (۱۴) شرح وہبانیہ (۱۵) ردالمحتار (۱۶) شرح الدرر والغرر للعلامۃ اسمٰعیل النابلسی (۱۷) حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ للعلامہ عبدالغنی النابلسی (۱۸) نوازل امام فقیہ ابواللیث (۱۹) فتاوٰی ذخیرہ امام برہان محمود (۲۰) فتاوٰی خلاصہ (۲۱) فتاوٰی بزازیہ (۲۲) فتاوٰی تاتارخانیہ (۲۳) مجمع الفتاوٰی (۲۴) معین الحکام علامہ طرابلسی (۲۵) فصول عمادی (۲۶) خزانۃ المفتین (۲۷) جامع الفصولین (۲۸) جواہر اخلاطی (۲۹) تکملہ لسان الحکام (۳۰) الاعلام بقواطع الاسلام للامام ابن حجر المکی الشافعی (۳۱) شفا شریف للامام القاضی عیاض المالکی (۳۲) شرح الشفا لملا علی قاری (۳۳) نسیم الریاض للعلامۃ الشہاب الخفاجی (۳۴) شرح المواہب للعلامۃ الزرقانی المالکی (۳۵) شرح فقہ اکبر للعلامۃ القاری (۳۶) شرح العقائد العضدیہ للمحقق الدوانی الشافعی (۳۷) الدرر السنیہ للعلامۃ السید الشریف مولانا احمد زینی دحلان المکی الشافعی (۳۸) الدر الثمین لشاہ ولی اللہ دہلوی (۳۹) تحفہ اثنا عشریہ شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی (۴۰) تفسیر عزیزی شاہ صاحب موصوف (۴۱) موضح القرآن شاہ عبدالقادر صاحب دہلوی برادر شاہ صاحب ممدوح، یہاں تک کہ خود تقویۃ الایمان اور اس کا دوسرا حصہ تذکیر الاخوان وغیرہا، اور نیز اس میں مدد لی گئی احیاء العلوم امام حجۃ الاسلام غزالی و شرح عقائد النسفی علامہ سعد تفتازانی و میزان الشریعۃ الکبرٰی امام عبدالوہاب شعرانی و مکتوبات جناب شیخ مجدد الف ثانی و حجۃ اللہ البالغہ و انتباہ فی سلاسل اولیاء ہر دو تصنیف شاہ ولی اللہ صاحب، یہاں تک کہ مسک الختام شرح بلوغ المرام تصنیف نواب صدیق حسن خاں بھوپالی ظاہری آنجہانی وغیرہا سے، یہاں صرف سات (کفریہ) قول پر اکتفا کروں:

کفریہ اوّل: تقویۃ الایمان مطبع فاروقی دہلی ص ۲۰:

"غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کرلیجئے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے۔"[1]

اس کا صاف یہ مطلب کہ اللہ تعالٰی کو اختیار ہے جب چاہے غیب کی بات دریافت کرلے تو صراحۃً لازم کہ اُسے بالفعل علمِ غیب حاصل نہیں، ہاں حاصل کرلینے کا اختیار رکھتا ہے، یہاں صراحۃً اللہ تعالٰی کی طرف

[1] تقویۃ الایمان الفصل الثانی فی رد الاشراک فی العلم مطبع علیمی اندرون لوہاری دروازہ لاہور ص ۱۴

16
16

جہل نسبت کیا اور اس کے علم قدیم کو ازلی نہ ماننا اور اس کی صفت کو اختیاری جاننا، یہ تینوں باتیں صریح کفر ہیں،

عالمگیری مطبع مصر جلد ۲ ص ۲۹۸، بحرالرائق مطبع مصر ج ۵ ص ۱۲۹، بزازیہ طبع مصر ج ۳ ص ۳۲۳

جامع الفصولین مطبوعہ مصر ج ۲ ص ۲۹۸:

یکفر اذا وصف اللہ تعالٰی بما لا یلیق بہ او نسبہ الی الجہل او العجز او النقص[1]

جو اللہ تعالٰی کی شان میں ایسی بات کہے جو اس کے لائق نہیں یا اسے جہل یا عجز یا کسی ناقص بات کی طرف نسبت کرے وہ کافر ہے۔

عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۲:

لو قال علم خدائے قدیم نیست یکفر[2]

جو علم خدا کو قدیم نہ مانے وہ کافر ہے۔

شرح عقائد نسفی طبع قدیم ص ۲۱:

الصادر عن الشیئ بالقصد والاختیار یکون حادثا بالضرورۃ[3]

جو کسی سے اس کے قصد و اختیار سے صادر ہو وہ ضرور حادث و نوپیدا ہوگا۔

فقہ اکبر امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ و شرح فقہ اکبر مطبع حنفی ۱۲۹۶ھ ص ۲۹:

صفاتہ فی الازل غیر محدثۃ ولا مخلوقۃ فمن قال انہا محدثۃ او وقف فیہا او شک فیہا فہو کافر باللہ تعالٰی[4]

اللہ تعالٰی کی سب صفتیں ازلی ہیں نہ وہ نوپیدا ہیں نہ مخلوق، تو جو انہیں مخلوق یا حادث بتائے یا اس میں توقف یا شک کرے وہ کافر ہے۔

کفریہ دوم: بعض علماء دلیل لائے تھے کہ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہٖ وسلم کا مثل یعنی تمام صفات کمالیہ میں شریک و ہمسر اگر ممکن ہو تو معاذ اللہ آیہ کریمہ وخاتم النبیین کی تکذیب لازم آئے۔ اس کے جواب میں شخص مذکور کا کلام سنئے، یکروزی مطبع فاروقی ص ۱۴۴:

بعد اخبار ممکن است کہ ایشاں را فراموش گردانیدہ شود، پس قول بامکان وجود مثل اصلا منجر

خبر دینے کے بعد ممکن ہے کہ اللہ تعالٰی ان خبروں کو بھول جائے پس حضور علیہ السلام کی مثل کا وجود ممکن ہونا ہر کسی نص

---

[1] فتاوٰی ہندیۃ الباب التاسع فی احکام المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور ۲/۲۵۸

[2] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 ۲/۲۶۲

[3] شرح العقائد النسفیۃ دار الاشاعۃ العربیہ قندھار افغانستان ص ۲۳

[4] منح الروض الازہر شرح الفقہ الاکبر الباری جل شانہ موصوف فی الازل بصفات الخ مصطفی البابی مصر ص ۲۵

تکذیب نصی از نصوص نگرد و سلب قرآن مجید بعد انزال ممکن است[1]

کی تکذیب کا سبب نہیں ہوسکتا جبکہ نزول کے بعد قرآن کا سلب ہوجانا ممکن ہے (ت)

یہاں صاف بے پردہ اقرار کردیا کہ اللہ عزوجل کی بات واقع میں جھوٹی ہوجائے تو کچھ حرج نہیں حرج اس میں ہے کہ بندے اس کے جھوٹ پر مطلع ہوں اگر انھیں بھلا کر اپنی بات جھوٹی کرے تو تکذیب کہاں سے آئے گی کہ اب کسی کو وُہ نص یاد ہی نہیں جو جھوٹ پر اطلاع پائے۔

شفا شریف مطبع صدیقی ص ۳۶۱:

من دان بالوحدانیۃ وصحۃ النبوۃ ونبوۃ نبینا صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی اٰلہ وسلم ولکن جوز علی الانبیاء الکذب فیما اتوا بہ ادعی فی ذٰلک المصلحۃ بزعمہ اولم یدعہا فھو کافر باجماع[2]

جو اللہ تعالٰی کی وحدانیت، نبوت کی حقانیت، ہمارے نبی صلے اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہٖ وسلم کی نبوت کا اعتقاد رکھتا ہو بایںہمہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر اُن باتوں میں کہ وُہ اپنے رب کے پاس سے لائے کذب جائز مانے خواہ بزعم خود اس میں کسی مصلحت کا ادعاء کرے یا نہ کرے ہر طرح بالاتفاق کافر ہے۔ (ت)

حضرات انبیاء علیہم افضل الصلوٰۃ والثناء کا کذب جائز جاننے والا بالاتفاق کافر ہُوا اللہ عزوجل کا کذب جائز ماننے والا کیونکر بالاجماع کافر و مرتد نہ ہوگا!

کفریہ سوم: صراط مستقیم مطبع ضیائی ۱۲۸۵ھ ص ۱۷۵ اپنے پیر کی نسبت لکھا:

روزے حضرت جل وعلا دستِ راست ایشاں را بدست قدرت خاص خود گرفتہ وچیزے را از امور قدسیہ کہ بس رفیع وبدیع بود پیش روئے حضرت ایشاں کردہ فرمود کہ ترا ایں چنیں دادہ ام وچیز ہائے دیگر خواہم داد[3]

ایک روز اللہ تعالٰی نے اس حضرت کا دایاں ہاتھ اپنے دستِ قدرت میں پکڑا اور امور قدسیہ کی ایک بلند و بالا عجیب چیز حضرت کو پیش کرکے فرمایا تجھے یہ دیا اور اس کے علاوہ اور چیزیں بھی دیں گے۔ (ت)

ص ۱۳: مکالمہ و مسامرہ بدست می آید[4] (ہم کلامی اور باتیں حاصل ہوئیں۔ ت)

---

[1] رسالہ یک روزہ (فارسی) فاروقی کتب خانہ ملتان ص ۱۷
[2] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی فصل فی بیان ماھو من المقالات المطبعۃ الشرکۃ الصحافیہ ۲/۲۶۹
[3] صراط مستقیم خاتمہ دربیان پارہ المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۱۶۴
[4] ؍؍ ہدایت اربعہ دربیان ثمرات حب ؍؍ ؍؍ ؍؍ ص ۱۲

ص ۱۵۴، گاہے کلام حقیقی ہم می شود[1] (کبھی حقیقی گفتگو بھی حاصل ہوتی ہے۔ ت)

یہ صراحۃً اپنے پیر وغیرہ کو نبی بنانا ہے۔

تفسیر عزیزی سورہ بقرہ شاہ عبدالعزیز صاحب مطبع کلکتہ ۱۲۴۹ھ ص ۴۲۳:

ہمکلامی باخدائے عزوجل مختص است بملائکہ و انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام و غیر ایشاں را ہرگز میسر نمیشود، پس فرمائش ہمکلامی باخدا گویا فرمائش آں است کہ ما ہمہ را پیغمبراں یا فرشتہا سازد[2]

اللہ تعالٰی سے ہم کلامی صرف انبیاء اور فرشتوں کیلئے خاص ہے، علیہم الصلوٰۃ والسلام، ان کے علاوہ کسی دوسرے کو ہرگز یہ میسر نہیں ہوتی، پس اللہ تعالٰی سے ہم کلامی کی فرمائش کرنا گویا کہ اپنے کو پیغمبروں اور فرشتوں میں شمار کرنا ہے۔ (ت)

شرح عقائد جلالی مطبع مصر ص ۱۰۶، اس مسئلہ کی دلیل میں کہ دنیا میں اللہ تعالٰی سے ہمکلامی کا مدعی کافر ہے فرمایا:

المکالمۃ شفاھا منصب النبوۃ بل اعلٰی مراتبہا وفیہ مخالفۃ لما ھو من ضروریات الدین وھو انہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی اٰلہ وسلم خاتم النبیین علیہ افضل صلوٰۃ المصلین[3]

اللہ عزوجل سے کلام حقیقی منصب نبوت بلکہ اس کے مراتب میں اعلٰی مرتبہ ہے تو اس کے دعوے میں بعض ضروریات دین یعنی نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا انکار ہے۔

اسی طرح شفا شریف میں مدعی مکالمہ کو بالاجماع کافر بتایا ص ۳۶۰، اسی میں ہے ص ۳۶۲:

وکذٰلک من ادعٰی منہم انہ یوحٰی الیہ وان لم یدع النبوۃ وانہ یصعد الی السماء ویدخل الجنۃ ویاکل من ثمارھا ویعانق الحور العین فھؤلاء کلھم کفار مکذبون للنبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی اٰلہ وسلم[4]

اسی طرح جو جھوٹا متصوف دعوٰی کرے کہ اللہ تعالٰی اسے وحی کرتا ہے اگرچہ مدعی نبوت نہ ہو یا یہ کہ وہ آسمان تک چڑھتا جنت میں جاتا اس کے پھل کھاتا حوروں کو گلے لگاتا ہے یہ سب کافر ہیں اور حضرت رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہ وسلم کی تکذیب کرنے والے۔

---

[1] صراط مستقیم باب سوم تکملہ دربیان سلوک ثانی المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۱۴۳

[2] فتح العزیز (تفسیر عزیزی) آیۃ ۲/ ۱۱۸ کے تحت مطبع مجتبائی دہلی ص ۴۲۷

[3] الدوانی علی العقائد العضدیۃ بحث توبہ سے قبل " " " ص ۱۰۶

[4] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی فصل فی بیان ما ھو من المقالات المطبعۃ الشرکۃ الصحافیہ ۲/ ۲۷۰-۷۱

حُوروں سے اس معانقہ کے دعوٰی پر تو یہ حکم ہے رب العزّۃ سے ہاتھ ملا کر مصافحہ پر کیا حکم ہوگا!

کفریہ چہارم : تقویۃ الایمان ص ۱۴ :

"جتنے پیغمبر آئے وہ اللہ کی طرف سے یہی حکم لائے ہیں کہ اللہ کو ماننے اور اس کے سوا کسی کو نہ ماننے"[1]

ص ۱۶ و ۱۷ : "اللہ صاحب نے فرمایا میرے سوا کسی کو نمانیو"[2]

ص ۱۸ : "اللہ کے سوا کسی کو نہ مانے"[3]

ص ۷ : "اوروں کو ماننا محض خبط ہے"[4]

مسلمانوں کے مذہب میں جس طرح اللہ عزّوجل کا ماننا رُکنِ ایمان ہے یونہی اُس کے انبیاء، ملائکہ، کتابوں، جنّت، نار وغیرہا ایمانیات کا ماننا ان میں سے ہے جسے نہ مانے گا کافر ہوگا، ماننا ترجمہ ایمان کا ہے اور نہ ماننا کفر کا تو یہ صراحۃً انبیاء وغیرہم کے ساتھ کفر کا حکم ہُوا کہ خود کفر ہے اور اللہ و رسول پر اُس کے حکم کا افتراء دُوسرا کفر۔ آیت بقرۃ :

ءانذرتھم ام لم تنذرھم لا یؤمنون[5]

موضح القرآن : تو ڈراوے یا نہ ڈراوے وے نہ مانیں گے[6]

آیتِ اعراف :

قال الذین استکبروا انا بالذی اٰمنتم بہ کفرون[7]

موضح القرآن : کہنے لگے بڑائی والے جو تم نے یقین کیا سو ہم نہیں مانتے[8]

آیت آخر بقرۃ :

اٰمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمؤمنون کلٌّ اٰمن باللہ وملٰئکتہ

موضح القرآن : مانا رسول نے جو کچھ اُترا اُس کو اس کے رب کی طرف سے اور مسلمانوں نے سب نے مانا اللہ کو

---

[1] تقویۃ الایمان الفصل الاول فی الاجتناب عن الاشراک مطبع علیمی اندرون لوہاری دروازہ لاہور ص ۱۰

[2] و [3] " " " " " " " " " " ص ۱۲

[4] " " مقدمہ کتاب " " " ص ۵

[5] القرآن الکریم ۲/۶

[6] موضح القرآن ترجمہ وتفسیر شاہ عبدالقادر تاج کمپنی لاہور ص ۴

[7] القرآن الکریم ۷/۷۶

[8] موضح القرآن ترجمہ وتفسیر شاہ عبدالقادر تاج کمپنی لاہور ص ۱۹۴

وکتبہ ورسلہ[1] اور اس کے فرشتوں کو اور کتابوں کو اور رسولوں کو۔[2]

دیکھو اللہ عزوجل تو فرماتا ہے کہ ایمان والوں نے اللہ اور اس کے فرشتوں، کتابوں، نبیوں سب کو مانا، یہ کہتا ہے "اللہ نے فرمایا میرے سوا کسی کو نہ مانیو"، اگر اس کے کلام کے کچھ نئے معنے اپنے جی سے گھڑ لیے بھی تو اول تو صریح لفظ میں تاویل کیا معنیٰ!

شفاء شریف ص ۳۲۳ ؛

ادعاء التاویل فی لفظ صراح لایقبل[3] صریح لفظ میں تاویل کا دعوٰی مقبول نہیں۔

ثانیاً وہ آپ سب تاویلوں کا دروازہ بند کرچکا تو اُس کے کلام میں بناوٹ نری گھڑت ہے جو اُسے خود قبول نہیں۔ تقویۃ الایمان ص ۵۵ ؛

"یہ بات محض بے جا ہے کہ ظاہر میں لفظ بے ادبی کا بولئے اور اس سے کچھ اور معنی مراد لیجیے، معما اور پہیلی بولنے کی اور جگہ ہیں، کوئی شخص اپنے باپ یا بادشاہ سے جگت نہیں بولتا اس کے واسطے دوست آشنا ہیں نہ باپ اور بادشاہ۔"[4]

یہ نفیس فائدہ ہے ہر جگہ ملحوظ خاطر رہے کہ اکثر حرکات مذبوحی کا جواب شافی رہے۔

تذکیر الاخوان حصہ دوم تقویۃ الایمان مترجمہ سلطان خان مطبع فاروقی ص ۳۰ ؛

"اصحاب رضی اللہ تعالٰی عنہم سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے جو اُن کو نہ مانے اس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔"[5]

سبحٰن اللہ! دوسرے حصے والا کہتا ہے جو صحابہ کو نہ مانے وہ بدعتی جہنمی، پہلے والا کہتا ہے صحابہ تو صحابہ جو انبیاء کو مانے وہ بھی کافر و دوزخی کفی اللہ المؤمنین القتال[6] (اور اللہ نے مسلمانوں کو لڑائی کی کفایت فرمادی۔ ت)

---

[1] القرآن الکریم ۲/ ۲۸۵

[2] موضح القرآن ترجمہ و تفسیر شاہ عبدالقادر تاج کمپنی لاہور ص ۶۱

[3] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی الباب الاول فی بیان ما ھو حقہ صلی اللہ علیہ وسلم المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ ۲/ ۲۱۰

[4] تقویۃ الایمان الفصل الخامس مطبع علیمی اندرون لوہاری دروازہ لاہور ص ۳۹

[5] تذکیر الاخوان حصہ دوم تقویۃ الایمان الفصل الرابع " " " " " " ص ۱۰۵

[6] القرآن الکریم ۳۳/ ۲۵

کفریہ پنجم: صراطِ مستقیم، بعض اولیاء کی نسبت لکھا، ص ۳۸:

صدیق من وجہ مقلد انبیاء می باشد و من وجہ محقق در شرائع۔[1]

صدیق من وجہ انبیاء کا مقلد ہوتا ہے اور من وجہ احکامِ شریعت میں محقق ہوتا ہے (ت)

ص ۳۹:

علوم کلیہ شرعیہ او را بدو واسطہ می رسد بوساطت نور جبلی و بوساطت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پس در کلیات شریعت و حکم و احکام ملت او را شاگردِ انبیاء ہم می تواں گفت و ہم استاذ انبیاء ہم و نیز طریق اخذ آنہم شعبہ الیست از شعب وحی کہ آں را در عرف شرع بنفث فی الروع تعبیر می فرمایند و بعضے اہلِ کمال آں را بوحی باطنی می نامند۔[2]

امور کلیہ شرعیہ اس کو دو طرح سے پہنچتے ہیں، ایک فطری نور کے ذریعہ سے، دوسرا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے واسطہ سے، پس شرعی کلیات اور حکم و احکامِ ملت میں اس کو انبیاء کا شاگرد کہہ سکتے ہیں اور انبیاء کا استاذ بھی کہہ سکتے ہیں نیز ان کے اخذ کا طریقہ وحی کے اقسام میں سے ایک قسم ہے جس کو عرفِ شرع میں نفث فی الروع سے تعبیر کرتے ہیں اور بعض اہلِ کمال اس کو باطنی وحی کا نام دیتے ہیں (ت)

ص ۴۰:

ہمیں معنی را بامامت و وصایت تعبیر میکنند۔[3]

اسی معنی کو امامت اور وصی سے تعبیر کرتے ہیں (ت)

ص ۴۱:

لابد او را بحافظے مثل محافظت انبیاء کہ مسمّی بہ عصمت ست فائز مے کنند۔[4]

ضروری ہے کہ اس کو محفوظ قرار دیا جائے جس طرح انبیاء کا محفوظ ہونا جس کو عصمت کہتے ہیں (ت)

ص ۴۲:

ندانی کہ اثبات وحی باطن و عصمت مرغیر انبیاء را مخالف سنت و از جنس اختراع بدعت

یہ نہ سمجھ کہ باطنی وحی اور عصمت کو غیر انبیاء کے لئے ثابت کرنا خلافِ سنت اور

---

[1] صراطِ مستقیم فصل ثانی المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۳۳
[2] " " " " " ص ۳۴
[3] " " " " " ص ۳۵
[4] " " " " " "

است و نادانی کہ ارباب ایں کمال از عالم منقطع شدہ اند[1] | از قبیل اختراع بدعت ہے اور یہ بھی نہ سمجھنا کہ اس کمال کے لوگ دنیا سے ختم ہو چکے ہیں (ت)

یہاں صاف تصریحیں ہیں کہ ان کے بعض خیالی اولیاء کو احکامِ شریعت بے وساطت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام وحی باطن سے پہنچتے ہیں وہ احکامِ شریعت میں ایک وجہ سے خود محقق اور پیروی انبیاء سے مستغنی ہوتے ہیں وہ مثل انبیاء معصوم ہوتے ہیں۔

اقول اور احکامِ شریعت میں بھی کلیہ کی تصریح کر دی کہ کوئی ناواقف دھوکا نہ کھائے کہ یہ لوگ مجتہدینِ امت سے ہیں اگرچہ بے وساطت انبیاء حکم پہنچا ہی اخراج مجتہد کو بس تھا مگر زیادتِ فرق و کمال صراحت کے لئے احکام کلیہ کا اونچا طرہ چمکتا پھندنا لٹکا دیا کہ احکامِ کلیہ شرعیہ تو نبی ارشاد فرماتا ہے مجتہد کی اتنی شان کہ اُن سے احکام جزئیہ استنباط کرتا ہے، یہاں ایسا نہیں بلکہ انھیں خود احکام کلیہ شریعت بے وساطت نبی بذریعۂ وحی پہنچتے ہیں، مسلمانو! خدا کے واسطے اور نبی کسے کہتے ہیں یہ صراحۃً غیر نبی کو نبی بنایا کہ صریح کفر ہے، اور نبی بھی کیسا، صاحبِ شریعت۔

تفسیر عزیزی شاہ عبدالعزیز صاحب سورہ بقرہ ص ۴۴۳ :

معرفتِ احکام شرعیہ بدون توسیط نبی ممکن نیست[2] | شرعی احکام کی معرفت انبیاء کی وساطت کے بغیر ممکن نہیں۔ (ت)

تحفہ اثنا عشریہ شاہ صاحب موصوف مطبع کلکتہ ۱۲۴۳ھ ص ۱۴۰ :

انچہ گفتہ است کہ فاطمہ بنتِ اسد را وحی آمد کہ در خانہ کعبہ برو و وضع حمل نماید در وغیست پر بیہزہ زیرا کہ کسے از فرق اسلامیہ وغیر اسلامیہ قائل بہ نبوت فاطمہ بنت اسد نشدہ[3] | جو کہا جاتا ہے کہ فاطمہ بنتِ اسد کو وحی آئی کہ تُو خانہ کعبہ میں جا اور وہاں بچے کی پیدائش کر، یہ سب جھوٹ اور بے پر بات ہے کیونکہ کوئی بھی اسلامی اور غیر اسلامی فرقہ فاطمہ بنتِ اسد کی نبوت کا قائل نہیں ہے (ت)

الدر الثمین شاہ ولی اللہ صاحب مطبع احمدی ص ۵ :

الامام عندھم ھو المعصوم المفترض | رافضیوں کے نزدیک امام وہ ہے کہ معصوم اور اُس کی

---

[1] صراط مستقیم ہدایت رابعہ در بیان ثمرات حب ایمانی المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۳۶

[2] فتح العزیز (تفسیر عزیزی) بیان افراط فرقہ امامیہ مطبع مجتبائی دہلی ص ۴۴۹

[3] تحفہ اثنا عشریہ کید ہشتاد و ہفتم سہیل اکیڈمی لاہور ص ۷۹

طاعته الوحی الیه وحیا باطنیا وھذا ھو معنی النبی فمذھبھم یستلزم انکار ختم النبوۃ قبحھم اللہ تعالیٰ[1]

اطاعت فرض اور اس کی طرف وحی باطنی آتی ہو اور یہی معنی نبی کے ہیں تو ان کے مذہب سے ختم نبوت کا انکار لازم آتا ہے اللہ ان کا بُرا کرے۔

دیکھو یہ وہی امامت، وہی عصمت، وہی وحی باطنی ہے جسے شاہ صاحب ختم نبوت کے انکار کو مستلزم بتاتے ہیں۔ شفاء شریف کا قول گزرا کہ صرف وحی کا دعوٰی کفر ہے اگرچہ نبوت کا مدعی نہ ہو۔

کفریہ ششم : صراط مستقیم ص ۹۵ :

صرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آں از معظمین گو جناب رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق درصورت گاؤ خر خود است کہ خیال آں با تعظیم و اجلال بسویدائے دل انسان می چسپد و ایں تعظیم و اجلال غیر کہ در نماز ملحوظ و مقصود می شود بشرک می کشد[2]

اپنی ہمت کو شیخ اور ان جیسے معظم لوگوں خواہ جناب رسالتمآب ہوں کی طرف مبذول کرنا اپنے گائے اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے کئی گنا بدتر ہے کیونکہ ان کا خیال تعظیم اور اجلال کے ساتھ انسان کے دل کی گہرائی میں چپک جاتا ہے اور یہ غیر کی تعظیم و اجلال نماز میں ملحوظ و مقصود ہو تو شرک کی طرف کھینچ لیتی ہے۔ (ت)

یہ صراحۃً حضور اقدس سید المرسلین صلے اللہ تعالٰے علیہ وعلٰی آلہٖ وسلم کو فحش گالی دینا ہے اور اُن کی شان میں ادنٰی گستاخی کفر جس کی مبارک مقدس منور تفصیل شفا شریف اور اس کی شرح میں ہے، للہ انصاف! بدرجہا بدتر کہنا درکنار اگر تمہارا بیٹا یا نوکر یا غلام تمہاری کسی شے کو گدھے یا کُتّے سے صرف تشبیہ ہی دے کہ تمہاری فلاں بات گدھے کی سی ہے فلاں چیز کُتّے سے ملتی ہے تو کیا اس نے تمہیں گالی نہ دی؟ کیا تمہارے ساتھ شدید گستاخی نہ کی؟ ذرا اپنے کلیجہ پر ہاتھ رکھ دیکھو تو جانو کہ اس ملعون قول نے مسلمانوں کے سچے نبی صلی اللہ تعالٰے علیہ وعلٰی آلہٖ وسلم کو کھلی دشنام دے کر اُن کے دلوں پر کیسا زخم عظیم پہنچایا وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون[3] (اب جان جائیں گے ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔ ت)

ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ

بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو اُن پر

---

[1] الدرالثمین شاہ ولی اللہ

[2] صراط مستقیم باب دوم فصل سوم المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۸۶

[3] القرآن الکریم ۲۶ /۲۲۷

فی الدنیا والاٰخرۃ و اعدلھم عذابا مھینا[1]

اللہ کی لعنت ہے دُنیا اور آخرت میں، اور اللہ نے ان کے لئے ذلّت کا عذاب تیار کر رکھا ہے (ت)

اور یہ وجہ خبیث خود بھی کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وعلٰی آلہٖ وسلم کا خیال آئے گا تو عظمت کے ساتھ اور اس کی نوبت شرک تک پہنچے گی اس قائل کو لزوم کفر تک پہنچانے کے لئے بوجوہ کافی کہ اس بنا پر التحیات میں السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور اشھد ان محمدًا عبدہ ورسولہ، پچھلے قعدہ میں اللھم صل علٰی محمد و اٰل محمد، ہر رکعت میں صراط الذین انعمت علیھم یوں ہی نمازوں میں وہ سورۃ و آیت جس میں حضور پُر نور سیّد عالم صلے اللہ تعالٰے علیہ وعلٰی آلہٖ وسلم یا کسی نبی یا ملک یا کسی نیک بندے یا کعبہ وغیرہ معظمات دینیہ کا ذکر یا خطاب رہے، خلاصہ یہ کہ الھٰکم التکاثر کے سوا الحمد وغیرہ کسی سورت کا پڑھنا سب معاذ اللہ شرک کی راہ ہُوا اور شریعت محمدیہ علٰی صاحبہا افضل الصلوٰۃ والتحیۃ عیاذًا باللہ اُن شرکیات کی واجب و سنّت و جائز کرنے والی ہُوئی، صحابہ سے آج تک تمام مسلمان کہ ان امور پر اجماع کئے ہوئے ہیں سب شرک میں گرفتار ٹھہرے، اس سے بڑھ کر اور کیا کلمۂ کفر ہوگا۔ شفاء شریف ص ۳۶۲ و ۳۶۳:

نقطع بتکفیر کل قائل قال قولا یتوصل بہ الی تضلیل الامۃ[2]

جو شخص ایسی بات کہے جس سے تمام امت کے گمراہ ٹھہرنے کی راہ نکلتی ہو ہم بالیقین اسے کافر کہتے ہیں۔

حجۃ اللہ البالغہ شاہ ولی اللہ دہلوی مطبع صدیقی ص ۲۱۰:

ثم اختار بعدہ السلام علی النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی اٰلہٖ وسلم تنویھا بذکرہ و اثباتا للاقرار برسالتہ واداء لبعض حقوقہ[3]

پھر اس کے بعد التحیات میں نبی صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم پر سلام اختیار کیا اُن کا ذکر پاک بلند اور اُن کی رسالت کا اقرار ثابت اور اُن کے حقوق کا ایک پارہ ادا کرنے کے لئے۔

مکتوبات جناب شیخ مجدد صاحب مطبوعہ لکھنؤ ج ۲ مکتوب ۳۰ ص ۴۶:

خواجہ محمد اشرف ورزش نسبت رابطہ نوشتہ بودند کہ بجدے استیلا یافتہ است کہ در صلوٰۃ آنرا

خواجہ محمد اشرف ورزش نے رابطہ (تصورِ شیخ) کی نسبت لکھا ہے کہ اس کا اس حد تک غلبہ ہے کہ نمازوں

---

[1] القرآن الکریم ۳۳/ ۵۷

[2] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی فصل فی بیان ما ھو من المقالات المطبعۃ الشرکۃ الصحافیہ ۲/ ۲۷۱

[3] حجۃ اللہ البالغہ الامور التی لابد منہا فی الصلوٰۃ المکتبۃ السلفیہ لاہور ۲/ ۶

مسجود خود میدانند و بینند و اگر فرضاً نفی کنند منتفی نمیگردد محبت اطوار این دولت متمنائے طلاب ست از ہزاران یکے را مگر بدہند صاحب ایں معاملہ مستعد تام المناسبۃ ست یحتمل کہ باندک صحبت شیخ مقتدا جمیع کمالات اورا جذب نماید رابطہ را چرا نفی کنند کہ او مسجود الیہ است نہ مسجود لہ چرا محاریب و مساجد را نفی نہ کنند ظہور ایں قسم دولت سعادتمندان را میسر است تا در جمیع احوال صاحب رابطہ را متوسط خود دانند و در جمیع اوقات متوجہ او باشند نہ در رنگ جماعۂ بیدولت کہ خود را مستغنی دانند و قبلہ توجہ را از شیخ خود منحرف سازند و معاملۂ خود را برہم زنند[1]

میں اپنا مسجود جانتے اور دیکھتے ہیں اگر اس رابطہ کو ختم کرنے کی کوشش کریں تو بھی ختم نہیں ہوتا (تو اس پر آپ نے فرمایا) اس دولت کے حصول کی خواہش ہزاروں طالبوں کی تمنا ہے مگر کسی ایک کو عطا ہوتی ہے، اس کیفیت والا شیخ سے مکمل مناسبت کے لئے مستعد ہوتا ہے وہ امید کرتا ہے کہ اپنے مقتدا شیخ کی صحبت کی کمی اس کے تمام کمالات کو جذب کرے گی لوگ رابطہ (تصورِ شیخ) کی نفی کیوں کرتے حالانکہ وہ مسجود الیہ ہے مسجود لہ نہیں ہے یہ لوگ محرابوں اور مسجدوں کی نفی کیوں نہیں کرتے (حالانکہ وہ مسجود الیہ ہیں) اس قسم کی دولت کا ظہور سعادتمندوں کو نصیب ہوتا ہے حتی کہ تمام احوال میں وہ صاحب رابطہ (شیخ) کو اپنا وسیلہ جانتے ہیں اور ہمہ وقت اس کی طرف متوجہ رہتے ہیں اس بے دولت جماعت کی طرح نہیں ہوتے جو اپنے آپ کو شیخ سے مستغنی جانتے ہیں اور اپنی توجہ کا قبلہ شیخ سے پھیر کر خودسر ہوجاتے ہیں۔ (ت)

سبحان اللہ! کہاں تو اس شخص کا وہ کفری بول کہ نماز میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہٖ وسلم کا خیال آیا اور خاکش بدہن شرک نے منہ پھیلایا نہ فقط نماز برباد کہ ایمان ہی ابتر، تف بر روئے کافرش و کفر اُن کے (بدگویوں کی) طرف خیال لے جانا اپنے بیل اور گدھے کے نہ صرف تصور بلکہ ہمہ تن اُس میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر اور کہاں شیخ طریقت و آقائے نعمت و خداوند دولت خاندانِ دہلی حضرت شیخ مجدد کا یہ واشگاف قول کہ تصورِ صورتِ شیخ سے غافل نہ ہو نمازوں عبادتوں سب وقتوں حالتوں میں اُسی کی طرف متوجہ رہو اگرچہ عین نماز میں اُسی صورت کو سجدہ محسوس ہو کہ وہ قبلہ عبادت ہے نہ مسجود لہ، جو اس قبلہ سے پھرا وہ بے دولت تباہ ہوا اُس کا کام برباد گیا تصورِ شیخ کی ایسی دولت سعادتمندوں کو ملتی ہے طالبانِ خدا کو اس کی بہت تمنا رہتی ہے غرض وہ بول یہ قول باہم لڑے ہیں کفر و شرک کے عقاب پر تولے کھڑے ہیں، دیکھئے وہابی صاحب کدھر ڈھالتے ہیں اُدھر جھکاتے یا اِدھر ڈالتے ہیں سہ

---

[1] مکتوبات امام ربانی مکتوب ۳۰ خواجہ محمد اشرف و حاجی محمد نولکشور لکھنؤ ۲/۴۶

یا دامنِ یار رفت از دست　　یا ایں دلِ زار رفت از دست

(یار کا دامن ہاتھ سے گیا یا یہ آزردہ دل ہاتھ سے گیا۔ ت)

کذٰلک العذاب ولعذاب الاٰخرۃ اکبر م لوکانوا یعلمون[1]　　مار ایسی ہوتی ہے اور بیشک آخرت کی مار سب سے بڑی، کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے (ت)

کفریہ ہفتم: رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہٖ وسلم نے ایک حدیث میں ختمِ دنیا کا حال ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالٰی ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو ساری دنیا سے مسلمانوں کو اٹھالے گی جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہوگا وفات پائے گا زمین میں نرے کافر رہ جائیں گے پھر بتوں کی پوجا بدستور جاری ہوجائے گی۔ تقویۃ الایمان ص ۴۴ پر حدیث بحوالہ مشکوٰۃ نقل کی اور خود اُس کا ترجمہ کیا:

"پھر بھیجے گا اللہ ایک باد اچھی سو جان نکالے گی جس کے دل میں ہوگا ایک رائی کے دانے بھر ایمان سو رہ جائیں گے وہی لوگ جن میں کچھ بھلائی نہیں سو پھر جاویں گے اپنے دادوں کے دین پر۔"[2]

حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے یہ بھی صراحۃً ارشاد فرمایا تھا کہ وہ ہوا خروج دجال لعین و نزول حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد آئے گی۔ تقویۃ الایمان میں حدیث کے یہ لفظ بھی نقل کئے اور ان کا ترجمہ لکھا ص ۴۵:

"نکلے گا دجال سو بھیجے گا اللہ عیسٰی بیٹے مریم کو، سو وہ ڈھونڈے گا اُس کو، پھر بھیجے گا اللہ ایک باد ٹھنڈی شام کی طرف سے، سو نہ باقی رہے گا زمین پر کوئی کہ اُس کے دل میں ذرہ بھر ایمان ہو مگر کہ مار ڈالے گی اُس کو۔"[3]

باایں ہمہ حدیث مذکور لکھ کر اسی صفحہ پر صاف لکھ دیا:

"سو پیغمبرِ خدا کے فرمانے کے موافق ہوا۔"[4]

اب نہ خروجِ دجال کا انتظار نہ نزولِ مسیح درکار، ان کے نصیبوں وہ ہوا ابھی چل گئی تمام مسلمانوں کے کافر بُت پرست بنانے کو ختمِ دُنیا کی حدیث صاف صاف اپنے زمانہ موجودہ پر جما دی، یہ حکم کھُلا اپنے اور اپنے تمام پیروؤں کے کفر و شرک کا اقرار ہُوا کہ جب یہ وہی زمانہ ہے جس کی اس حدیث نے خبر دی تو دنیا کے پردے پر کوئی مسلمان نہیں سب

---

[1] القرآن الکریم ۶۸/ ۳۳

[2] تقویۃ الایمان　الفصل الرابع فی ذکر رد الاشراک فی العبادۃ　مطبع علیمی اندرون لوہاری دروازہ لاہور ص ۳۰

[3] 〃　〃　〃　〃　〃　〃　〃　〃　ص ۳۱

[4] 〃　〃　〃　〃　〃　〃　〃　〃　ص ۳۰

کافربت پرست ہیں جن میں یہ خود اور اس کے پیرو بھی داخل، اور جو کفر کا اقرار کرے آپ کافر ہے۔
خلاصہ وتکملہ لسان الحکام للعلامۃ ابراہیم الحلبی مطبوعہ مصر ۱۲۹۹ھ ص ۵۷:

فی النوازل رجل قال انا ملحد یکفر[1]۔ نوازل میں ہے جو اپنے کفر کا اقرار کرے کافر ہے۔

عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۹:

مسلم قال انا ملحد یکفر ولو قال ما علمت انہ کفر لا یعذر بھذا[2]۔ جو مسلمان اپنے ملحد ہونے کا اقرار کرے کافر ہوجائیگا اور اگر کہے میں نہ جانتا تھا کہ اس میں مجھ پر کفر عائد ہوگا تو یہ عذر نہ سُنا جائے گا۔

پھر اس میں تمام اُمت کو کافر بنایا، یہ دُوسرا کفر ہے۔ شفاء شریف کی عبارت ابھی سُن چکے، غرض اُس کی کتابوں میں ایسے کفریات بکثرت ہیں جن پر بلا مبالغہ صدہا نہیں ہزارہا وجہ سے کفر لازم، جسے یقین نہ آئے ہمارا رسالہ الکوکبۃ الشہابیہ یا دیگر تحریرات رالقہ البارقۃ الشارقۃ علٰی مارقۃ المشارقۃ وغیرہا مطالعہ کرے۔ یہ طائفہ وہابیہ کہ اس کے پیرو، اس کے ہم مذہب اُس کے کلمات کی تصحیح و تحسین کرتے اُسے امام و پیشوا و مقتدا مانتے ہیں، وہ سب کفریات اِن پر بھی عائد۔ اعلام بقواطع الاسلام میں ہمارے علمائے کرام سے کفر متفق علیہ کی فصل میں منقول، مطبع مصر صہ۳:

من تلفظ بلفظ کفر یکفر وکذا کل من ضحك علیہ او استحسنہ او رضی بہ یکفر[3]۔ جو کفر کا لفظ بولے کافر ہوا اسی طرح جو اس پر ہنسے یا اچھا سمجھے یا راضی ہو کافر ہوجائے۔

بحر الرائق ج ۵ ص ۱۲۴:

من حسن کلام اھل الاھواء وقال معنوی اوکلام لہ معنی صحیح ان کان ذلك کفرا من القائل کفر المحسن[4]۔ جو بدمذہبوں کے کلام کو اچھا جانے یا کہے بامعنی ہے یا یہ کلام کوئی معنی صحیح رکھتا ہے اگر وہ اُس قائل سے کلمہ کفر تھا تو یہ اچھا بتانے والا کافر ہوگیا۔

پھر ان کی عادت دائمی کہ جس مسلمان کو مقلد پائیں شرک بتائیں بحکم احادیث صحیحہ و روایات مصححہ فقہیہ ان پر لزوم کفر کے لئے بس ہے۔ صحیح بخاری مطبع احمدی قدیم ج ۲ ص ۹۰۱، صحیح مسلم افضل المطابع ج ۱ ص ۵۷:

ایما رجل قال لاخیہ کافر فقد باء بھا احدھما حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہ

---

[1] خلاصۃ الفتاوٰی کتاب الفاظ الکفر فصل ثانی جنس خامس مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ ۴/ ۳۸۷
[2] فتاوٰی ہندیۃ الباب التاسع فی احکام المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور ۲/ ۲۷۹
[3] الاعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاۃ مکتبہ دار الشفقۃ استنبول ترکی ص ۳۶۶
[4] بحر الرائق باب احکام المرتدین ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۵/ ۱۲۴

(رواہ مسلم) ان کان کما قال والا رجعت علیہ[1]

وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کلمہ گو کو کافر کہے ان میں ایک پر یہ بلا ضرور پڑے اگر جسے کہا سچ کافر تھا تو خیر ورنہ یہ لفظ کہنے والے پر پلٹ آئے گا۔

حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ مطبع مصر ۱۲۷۶ھ ج ۲ ص ۱۵۶:

کذلک یا مشرک ونحوہ[2]

اسی طرح کسی کو مشرک یا اس کے مثل کوئی لفظ کہنا کہ جسے کہا وہ مشرک نہ تھا تو کہنے والا خود مشرک ہوگیا۔

ہم نے الکوکبۃ الشہابیۃ اور نیز النہی الاکید عن الصلوٰۃ وراء عدی التقلید میں ثابت کیا کہ یہ معنی خود احادیث سے ثابت اور تقویۃ الایمان اس دعوٰی کی مؤید۔ عالمگیری[3] ج ۲ ص ۲۷۸، ذخیرہ[4] سے برجندی شرح نقایہ مطبع لکھنؤ ج ۴ ص ۶۸، جامع[5] الرموز مطبع کلکتہ ۱۲۷۴ھ ج ۴ ص ۱۵۱ دونوں فصول[6] عمادی سے، حدیقہ ندیہ ص ۱۴۰ و ۱۵۶ احکام[7] حاشیہ درر وغرر سے، جامع[8] الفصولین ج ۲ ص ۳۱۱ قاضی[9] خان سے ردالمحتار مطبع استنبول[10] ج ۳ ص ۲۸۳ نہر[11] الفائق سے درمختار[12] ص ۲۹۳، شرح[13] وہبانیہ سے خزانۃ[14] المفتین قلمی ج ۱ کتاب السیر آخر فصل الفاظ الکفر، بزازیہ[15] ج ۳ ص ۳۳۱:

المختار للفتوی فی جنس ھذہ المسائل ان القائل بمثل ھٰذہ المقالات ان کان اراد الشتم ولا یعتقدہ کافرا لا یکفر وان کان یعتقدہ کافرا فخاطبہ بھذا بناءً علی اعتقادہ انہ کافر یکفر[3]

اس قسم کے مسائل میں فتوے کے لئے مختار یہ ہے کہ مسلمان کو اس طرح کا کوئی لفظ کہنے والا اگر صرف دشنام دہی کا ارادہ کرے اور دل میں کافر نہ جانے تو کافر نہ ہوگا اور اگر اپنے مذہب کی رُو سے اُسے کافر سمجھتا ہے اس بنا پر یُوں کہا تو کافر ہوجائے گا۔

درمختار: بہ یفتی[4] اسی تفصیل پر فتوٰی ہے۔ پر ظاہر کہ یہ لوگ اپنے مذہب واعتقاد کی رُو سے مسلمانوں کو

---

[1] صحیح مسلم — کتاب الایمان — قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۵۷

[2] الحدیقۃ الندیۃ شرح الطریقۃ المحمدیۃ — النوع الرابع — مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ۲/۲۳۶

[3] فتاوٰی ہندیۃ — الباب التاسع فی احکام المرتدین — نورانی کتب خانہ پشاور ۲/۲۷۸

الحدیقۃ الندیۃ — النوع الرابع من الانواع الستین السب الخ — مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ۲/۲۳۶

شرح النقایۃ للبرجندی — کتاب الحدود — نولکشور لکھنؤ ۴/۶۸

ردالمحتار — باب التعزیر — داراحیاء التراث العربی بیروت ۳/۱۸۳

[4] درمختار — " — مطبع مجتبائی دہلی ۱/۳۲۷

مشرک کہتے ہیں ان کا یہ عقیدہ ان کی کتب مثل تقویۃ الایمان و تنویر العینین و تصانیف بھوپالی وغیرہا میں جا بجا مصرح تو حسبِ تصریحات مذکورۂ فقہائے کرام ان پر لزومِ کفر میں اصلاً کلام نہیں، باقی تفصیل ہمارے رسائل النہی الاکید والکوکبۃ الشہابیہ وحصہ اول مجلد ششم العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ میں ہے۔ لاجرم علمائے مکہ معظمہ کے سردار بقیۃ السلف عمدۃ الابرار خاتمۃ المحققین شیخ الاسلام والمسلمین زبدۃ الکبراء البلد الامین شیخنا و برکتنا و سیدنا وقدوتنا علامہ سید شریف احمد زینی دحلان مکی رضی اللہ تعالٰی عنہ وعنا بہ وقدسنا بسرہ الملکی نے کتاب مستطاب الدرر السنیہ فی الرد علی الوہابیہ میں کہ خاص اسی طائفہ کے رد میں تالیف فرمائی اور مطبع بہیۃ مصر میں طبع ہوئی، ان گمراہوں کی نسبت تصریحاً ارشاد فرمایا، ص ۲۶:

ھٰؤلاء الملحدۃ المکفرۃ للمسلمین[1]

یہ ملحد کافر بے دین لوگ مسلمانوں کو کافر کہنے والے۔

ظاہر ہے کہ ملحد ایک فرقۂ کفار ہے بلکہ جمیع فرق کفر کو شامل۔ ردالمحتار ج ۳ ص ۴۵۷ رسالہ علامہ ابن کمال پاشا سے:

الملحد اوسع فرق الکفر حدًا[2]

ملحد تمام فرق کفار سے وسعتِ معنی میں زیادہ ہے۔

نیز علامہ سید شریف ممدوح نے فرمایا، ص ۳۰:

امر الشریف مسعود ان یناظر علماء الحرمین العلماء الذین بعثوھم فناظروھم فوجدوھم ضحکۃ ومسخرۃ کحمر مستنفرۃ فرت من قسورۃ ونظروا الی عقائدھم فاذا ھی مشتملۃ علی کثیر من المکفرات[3]

مکہ معظمہ کے حاکم حضرت مسعود رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے علمائے حرمین شریفین کو حکم دیا کہ وہابیوں کے مولویوں سے جو ان کے امام شیخ نجدی نے بھیجے ہیں مناظرہ کریں، علمائے کرام نے اُن ملّوں سے مناظرہ فرمایا تو انھیں پایا کہ نرے مسخرے ہنسنے کے قابل ہیں جیسے بھڑکے ہوئے گدھے کہ شیر سے بھاگے ہوں اور اُن کے عقائد کو غور فرمایا تو اُن میں بہت باتیں وہ پائیں جن کا قائل کافر ہے۔

اسی رسالۂ مبارکہ میں ص ۳۲ سے ۳۵ تک بہت حدیثیں نقل فرمائیں جن میں اسی فرقۂ وہابیہ کے خروج کی خبر آئی ہے اُن میں بھی جا بجا اُن کے کافر و دینِ اسلام سے یکسر خارج ہونے کی تصریح ہے اُس میں ان کے

---

[1] الدرر السنیۃ فی الرد علی الوہابیہ — مکتبہ دار الشفقت ترکی — ص ۳۸

[2] ردالمحتار — باب المرتد — دار احیاء التراث العربی بیروت — ۳/۲۹۶

[3] الدرر السنیہ فی الرد علی الوہابیہ — مکتبہ دار الشفقت ترکی — ص ۴۳ و ۴۴

معلم اول شیخ نجدی کی نسبت فرمایا صٓ[۲]:

فبهت الذی کفر[۱] مدہوش ہوگیا کافر۔

بالجملہ اس میں شک نہیں کہ اس گروہِ ناحق پژدہ پر ہزاروں جہت سے کفر لازم، اور جماہیر فقہائے کرام کی تصریحیں ان کے صریح کفر پر حاکم۔

نسأل الله تعالٰی العفو والعافیة فی الدین والدنیا والاٰخرة۔ ہم اللہ تعالٰی سے دین، دُنیا اور آخرت میں عفو و عافیت کا سوال کرتے ہیں (ت)

تنبیہ نبیہ: یہ حکم فقہی متعلق بکلمات سفہی تھا مگر اللہ تعالٰی کی بے شمار رحمتیں بے حد برکتیں ہمارے علمائے کرام عظمائے اسلام معظمین کلمۂ خیر الانام علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام پر کہ یہ کچھ دیکھتے وُہ کچھ سخت و شدید ایذائیں پاتے اس طائفہ تالفہ کے پیرو پیرو سے ناحق ناروا بات پرسچے مسلمانوں خالص سُنّیوں کی نسبت حکم کفر و شرک سُنتے اُلٹی ناپاک وغلیظ گالیاں کھاتے ہیں باایں ہمہ نہ شدتِ غضب دامنِ احتیاط اُن کے ہاتھ سے چھڑاتی، نہ اُن نالائق ولایعنی خباثتوں پر قوتِ انتقام حرکت میں آتی ہے، وہ اب تک یہی تحقیق فرمارہے ہیں کہ لزوم والتزام میں فرق ہے، اقوال کا کلمۂ کفر ہونا اور بات، اور قائل کو کافر مان لینا اور بات، ہم احتیاط برتیں گے سکوت کریں گے جب تک ضعیف سا ضعیف احتمال ملے گا حکم کفر جاری کرتے ڈریں گے، فقیر غفراللہ تعالٰی لہ نے اس مبحث کا قدرے بیان آخر رسالہ سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح[۱۳] میں کیا اور وہاں بھی باآنکہ اس امام و طائفہ پر صرف ایک مسئلہ امکانِ کذب میں اٹھتّر وجہ سے لزوم کفر کا ثبوت دیا، حکم کفر سے کفِ لسان ہی لیا۔

بالجملہ اس طائفہ حائفہ خصوصاً ان کے پیشوا کا حال مثل یزید پلید علیہ ما علیہ ہے کہ محتاطین نے اُس کی تکفیر سے سکوت پسند کیا، ہاں یزید مُرید اور اُن کے امام عنید میں اتنا فرق ہے کہ اُس خبیث سے ظلم و فسق و فجور متواتر مگر کفر متواتر نہیں اور ان حضرت سے یہ سب کلماتِ کفر اعلٰی درجہ تواتر پر ہیں پھر اگرچہ ہم براہِ احتیاط تکفیر سے زبان روکیں اُن کے خسارہ و بوار کو یہ کیا کم ہے کہ جماہیر ائمہ کرام فقہائے اسلام کے نزدیک ان پر بوجوہ کثیرہ کفر لازم، والعیاذ باللہ القیوم الدائم۔ امام ابن حجر مکی قواطع میں فرماتے ہیں:

انه یصیر مرتدا علٰی قول جماعة وکفی بهذا خسارا وتفریطا[۲]۔ وُہ ایک جماعت کے قول پر مرتد ہوجائیگا اور یہ اس کے خسارہ اور سرکشی کو کافی ہے (ت)

---

[۱] القرآن الکریم ۲/ ۲۵۸

[۲] الاعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاۃ مکتبۃ دار الشفقۃ استنبول ترکی ص ۳۶۲

اللہ عزوجل پناہ دے اور دینِ حق پر دُنیا سے اُٹھائے، آمین! والحمد للہ رب العٰلمین، واللہ سبحٰنہ وتعالٰی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

الحمدُ للہ جوابِ مفصل سے یہ چند سطور کا التقاط مع بعض نفائس زیادات کہ غرہ جمادی الآخرہ روز جمعہ مبارکہ ۱۳۱۲ھ کو آغاز وانجام ہُوا، بجائے خود بھی اس باب میں کافی ووافی کلام ہُوا، لہٰذا بلحاظِ تاریخ سَلّ السیوف الھندیۃ علٰی کفریات بابا النجدیۃ ۱۳۱۲ھ [علہ] نام ہُوا، صلی اللہ تعالٰی علٰی سیدنا ومولٰینا محمد وآلہٖ وصحبہٖ اجمعین والحمد للہ رب العٰلمین ۵

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا بریلوی عفی عنہ

بمحمدن المصطفٰی النبی الامی صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہٖ وسلم

حنفی قادری برکاتی بریلوی
۱۳۰۱ھ
عبدالمصطفٰی احمد رضا خان سُنّی

علہ قال الصاحب جمال الدین بن مطروح: ؎

ان کان بابا کم بذا راضیا
فرب غش فدانی من تصبح

وقال غیرہ: ؎

ورام بابا ھم ماموسا
فاخلفت ظنہ المقادر

نقلھما فی حرف الباء من فوات الوفیات ۱۲ منہ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔ (م)

الصاحب (جمال الدین بن مطروح) نے کہا:

اگر تمہارا بابا اس پر راضی ہے تو لیسا اوقات کھوٹا بھی کھری آواز دیتا ہے۔

اور کسی دوسرے نے کہا:

تمہارے بابا نے کسی ماموُر کا قصد کیا تو پیمانوں نے اس کا اندازہ غلط کر دیا۔

دونوں شعر فوات الوفیات کے حرف با میں اس نے نقل کئے ۱۲ منہ رضی اللہ تعالٰی عنہ (ت)